Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یکروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ، ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۱۲ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۱ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے متعلق کل بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ ___ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ بھی بفضلہ بخیریت ہیں ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۔ ۱۱ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے اور تا حال سر درد اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحکیم صاحبہ لئیقہ اہلیہ عزیز قاضی منیر احمد صاحب مبلغ واقف زندگی ٹیچر بشیر ہائی سکول کمپالہ (مشرقی افریقہ) ۱۴ فروری کو ہوائی جہاز سے مشرقی افریقہ جا رہی ہیں ۔ بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے ۔ (خاکسار ابو العطاء)

میرے والد محترم قریشی امیر احمد صاحب (برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں ، بیمار ہیں ۔

احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(منیر احمد قریشی لاہور)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتیہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرو جو عبودیت کے پودا کی آبپاشی کرتی ہے

جب یہ مرتبہ انسان کو حاصل ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس کے دل کو اپنا تخت گاہ بنا لیتا ہے !

"(اللہ تعالیٰ کی) محبتِ ذاتیہ ایک فوّارہ کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودہ کی آبپاشی کرتی ہے اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی اِس درجہ پر وہ تمام و کمال افروختہ ہو جاتی ہے اور انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر اُلوہیّت کا قبضہ اُس پر کر دیتی ہے اور وہ آگ تمام اعضاء پر احاطہ کر لیتی ہے ۔ تب اُس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے یہاں تک کہ سُرخ ہو جائے اور آگ کے رنگ پر ہو جائے اُس مومن سے اُلوہیّت کے آثار اور افعال ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ لوہا بھی اِس درجہ پر آگ کے آثار اور افعال ظاہر کرتا ہے مگر یہ نہیں کہ وُہ مومن خدا ہو گیا ہے بلکہ محبتِ الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے جو اپنے رنگ میں ظاہر وجود کو لے آتی ہے اور باطن میں عبودیّت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے ۔ اِس درجہ پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اُس کی زندگی موقوف ہوتی ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے ، جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے اور اُس کی ٹھنڈی ہوا بھی خُدا ہی ہوتا ہے جس سے اُس کے دِل کو راحت پہنچتی ہے ۔ اور اِس مقام پر استفادہ کے رنگ میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ خدا اِس مرتبہ کے مومن کے اندر داخل ہوتا اور اُس کے رگ و ریشہ میں سرایت کرتا اور اُس کے دل کو اپنا تخت گاہ بنا لیتا ہے ۔ تب وہ اپنی رُوح سے نہیں بلکہ خُدا کی رُوح سے دیکھتا اور خُدا کی رُوح سے سُنتا اور خدا کی رُوح سے بولتا اور خدا کی رُوح سے چلتا اور خُدا کی رُوح سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہے ، کیونکہ وُہ اِس مرتبہ پر نیستی اور اِستہلاک کے مقام میں ہوتا ہے اور خُدا کی رُوح اُس پر اپنی محبتِ ذاتیہ کے ساتھ تجلّی فرما کر حیاتِ ثانی اُس کو بخشتی ہے ۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انفاق فی سبیل اللہ کا درجہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"ایسا ہی مال خرچ کرنے میں بھی شیطان اس کو روکتا ہے ۔ اور اسراف اور انفاق سبیل اللہ کو یکساں دکھاتا ہے ۔ حالانکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے ۔ مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے ۔ اور خرچ سے زیادہ پاتا ہے ۔ اسی لئے ہی مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فرمایا ہے ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۶)

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں شریک ہونے والے احباب اور خواتین کو انفاق فی سبیل اللہ کر کے یہ نفع مند سودا کرنا چاہیئے ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدق اور وفاداری کی عظیم الشان برکات

دنیا میں بعض لوگ عام طور پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، دیگر عبادات اور نیک اعمال بھی بجالانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن قبولیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کی وہ تائید و نصرت جو قبولیت کی علامت ہوتی ہے حاصل نہیں ہوتی۔

جہاں تک اِس احساس کا تعلق ہے اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ یہی نہیں کہ ظالم نہیں ہے بلکہ وہ ارحم الراحمین ہے اسی لئے وہ کسی بھی نیک عمل کی جزاء کو اُس نیک عمل تک ہی محدود نہیں رہنے دیتا بلکہ اُس سے کہیں بڑھ کر جزا دیتا ہے۔ بُرے عمل کی سزا کے متعلق اُسکی سُنت یہی ہے کہ وہ اُتنی ہی سزا دیتا ہے جتنا جرم کسی نے کیا ہو۔ برخلاف اسکے عمل نیک کی جزا کے متعلق اس کا قانون اور ہی ہے۔ نیک عمل کی بجا آوری پر وہ محض اپنی صفتِ عدل کے ماتحت ہی اپنے بندہ سے معاملہ نہیں کرتا بلکہ رحیمیت کی صفت کے ماتحت وہ نہ صرف عمل نیک سے بڑھ کر اسے جزا دیتا ہے بلکہ بعض حالتوں میں بے حساب اجر سے بھی نوازتا ہے۔ ارحم الراحمین خدا کے متعلق جو نیکی کا بدلہ اُس نیکی سے کہیں بڑھ کر دیتا اور اجر بے حساب سے نوازتا ہے یہ گمان کیا ہی نہیں جا سکتا کہ اُس کا ایک بندہ نیک عمل بجا لائے اور وہ اسے کسی قسم کی کوئی جزا نہ دے یا یہ کہ اُلٹا اسے سزا کا مستوجب گردانے۔ ایسی صورت میں یہ ماننا پڑے گا کہ اگر نیک اعمال کی قبولیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے تو اس میں قصور خود بندوں کا ہے نہ کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ خدا تعالےٰ کا۔

دراصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض نیک اعمال سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اُن نیک اعمال سے خوش ہوتا اور انہیں قبول فرماتا ہے جن کے پیچھے تقویٰ کی رُوح کارفرما ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (مجھے پکارو مَیں تمہاری دُعا سنوں گا) وہاں یہ بھی فرمایا کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (یعنی یقیناً اللہ تعالےٰ عبادات، نیک اعمال، دعائیں اور قربانیاں متقیوں ہی کی قبول فرماتا ہے) اور حج کے موقع پر کی جانے والی قربانیوں کے تعلق میں بھی فرمایا۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (یعنی اِن قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے)۔ اِس سے ظاہر ہے کہ محض نیک اعمال بجالانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وہ نیک اعمال ایسے ہونے چاہئیں کہ جو تقویٰ کی روح سے مملوء ہوں۔ بے روح اعمال ہرگز کبھی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ تقویٰ کی روح سے کیا مراد ہے؟ یوں تو تقویٰ اِس کو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی خاطر بدی کی باریک راہوں سے بچا جائے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو عملاً اِس سے مراد یہ ہے کہ انسان صدق اور وفاداری کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی مرضی کے تابع بنائے۔ جب انسان اپنے آپ کو اِس طرح اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اور ہر حال میں اس کا وفادار اور اطاعت گزار بنے رہنے کا پختہ عزم کر لیتا ہے تو پھر اُس کے نیک اعمال یقیناً عند اللہ مقبول ٹھہرتے ہیں اور غیر معمولی تائید و نصرت کی شکل میں قبولیت کے آثار ظاہر ہو کر اسے فائز المرام کر دیتے ہیں۔ پس صدق اور وفاداری وہ رُوح ہے جس کا نیک اعمال میں جاری و ساری ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ عبادات اور نہ دیگر نیک اعمال قبولیت کا شرف پاتے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قبولیت کی اس بنیادی شرط کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ رُوح اور رُوحانیت پر نظر کرتا ہے۔ وہ ظاہری اعمال پر نظر نہیں کرتا۔ وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اخلاص۔ مگر انسان بعض وقت ظاہری اعمال کو دیکھ کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا جو تہجد و اشراق پڑھتا ہے اور بظاہر ابرار و اخیار کے کام کرتا ہے، تو دوسرا انسان)، اس کو نیک سمجھ لیتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں۔ یہ پوست اور قشر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۳۹ و ۲۴۰)

نیز حضور علیہ السلام ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں صدق اور وفاداری کا مادّہ نہیں پایا جاتا اور اِس بناء پر جن کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں کئے جاتے فرماتے ہیں:۔

"اگر ان کی آرزوئیں اور مُرادیں پوری ہوتی رہیں تو وہ خدا کو مانتے رہیں گے اور اگر پوری نہ ہوں تو پھر اُس سے ناراض اور شکایت کا دفتر کھلا ہوا ہے۔ تو جن کی یہ حالت ہے اور ان میں صدق و وفا نہیں ہے خدا ان کی نمازوں کو کیا کرے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز نمازی نہیں ہیں اور ان کی نمازیں سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکریں ماریں اور کچھ حکم نہیں رکھتیں" (ملفوظات جلد ششم حاشیہ صفحہ ۲۴۰)

نیز حضور علیہ السلام اسی تعلق میں یہ امر واضح کرتے ہوئے کہ نیک اعمال کب صحیح معنوں میں نیک اعمال شمار کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں، فرماتے ہیں:۔

"نماز اُسوقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اِس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اُسوقت کہا جائے گا کہ اُس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور وہ سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اُس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۰)

پس نیک اعمال کو عند اللہ مقبول بنانے والی چیز صدق اور وفاداری کا جذبہ ہے اور یہی وہ رُوح ہے جس کا نیک اعمال میں کارفرما ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر نیک اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہوا کرتے۔ اگر نیک اعمال مقبول نہ ہوں اور ان کی قبولیت کے آثار منصّۂ شہود پر نہ آئیں تو اس میں قصور خود انسان کا اپنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اُسے مقبول اعمال بجالانے کی توفیق ملے اور وہ عند اللہ غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بنے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق اور وفاداری کا تعلق استوار کرے اور یہ پختہ عزم کرے کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ کا سچا وفادار اور اطاعت گزار رہے گا۔

فروغِ تجلّی

ہر اِک دل میں مقام اپنا، ہر اِک جانب خرام اپنا
جہاں میں رفتہ رفتہ ہو رہا ہے فیضِ عام اپنا
رہیگا پھر نہ اِس بزمِ جہاں میں تشنہ لب کوئی
چلے گا جب بھی اِس بزمِ جہاں میں دَورِ جام اپنا
نہالانِ چمن کو کیا خبر؟ ـــــ تہذیبِ حاضر نے
علومِ نَو کے پردے میں بچھا رکھّا ہے دام اپنا
خرد کے خرمنِ پندار میں آہستہ آہستہ
کوئی پوشیدہ چنگاری کئے جاتی ہے کام اپنا
وُہی بچ کر نکل سکتا ہے اِس سیلاب و طُوفاں سے
کیا ہو نُوح کی کشتی میں جس نے انتظام اپنا
بحمد اللہ اختر ملّتِ حق کے وُہ پروانے
بڑھے جو پہلی صف میں اُن میں ہے مَوجُود نام اپنا

(عبدالسلام اختر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی روح پرور خطاب

مغربی افریقہ میں "نصرت جہاں فنڈ" کے ذریعہ میڈیکل سنٹرز اور سکولوں کا قیام

(فرمودہ ۱۵ ر اخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۵)

احمدی ڈاکٹروں کی قربانی

ہمارے احمدی ڈاکٹروں نے بڑی اچھی مثال پیش کی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ مثلاً ایک ڈاکٹر جو لندن میں قریباً چارسو پونڈ ماہانہ کما رہا تھا وہ ساٹھ پونڈ ماہانہ پر وقف کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ میں نے اسے خود روکا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ڈینٹسٹ ہے اور مجھے ابھی ان کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک اور ڈینٹسٹ ڈاکٹر مجھے مل گئے تھے۔ ان کو میں نے گیمبیا بھجوا دیا ہے اور اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

پاکستان میں نوری صاحب ہمارا ایک نوجوان ڈاکٹر ہے۔ پچھلے سال وہ یونیورسٹی میں اپنے لاہور ایریا میں فرسٹ آیا ہے۔ اس نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ وہ بغیر ہاؤس جاب کئے جانے کے لئے تیار تھا۔ لیکن جب میں نے دوستوں سے مشورہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اگر اس کو Higher qualification کے لئے امریکہ یا انگلستان بھیجنا ہو تو پھر اس کے لئے ہاؤس جاب کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ پہلے ہاؤس جاب کرو۔ غالباً ڈیڑھ دو مہینے تک اس کا ہاؤس جاب ختم ہو رہا ہے اس کے متعلق میرا پروگرام یہ ہے کہ پہلے اُسے وہاں بھجوا دیں گے پھر تین سال کا عرصہ وہاں خدمت کرے گا۔ اس عرصہ میں پیسے بھی کمائے گا اور کچھ جوڑے گا اور پھر وہ لندن جائے گا اور وہاں دو اڑھائی سال میں Higher degree لے گا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ اس سے بھی جلدی لے لے گا۔ کیونکہ وہ ماشاء اللہ بڑا ذہین بچہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ذہانت اور صحت کو قائم رکھے اور اُسے لمبی زندگی عطا فرمائے۔

اسی طرح کئی اور نوجوان ڈاکٹروں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ دنیا میں یہ کبھی نہیں ہوا۔ دنیا تو بڑے بڑے جبہ پوشوں کو بھی مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ رہی ہے لیکن یہ تو جماعت ہی اللہ تعالیٰ نے عجیب پیدا کر دی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں دے گا اور ہمیں کچھ نہیں کرنا۔

خدا تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اپنا پورا زور لگا لو پھر جو کمی رہ جائے گی وہ میں پوری کر دوں گا۔ اب غلبہ اسلام کے لئے جتنی طاقت کی ضرورت ہے یا جتنے انسانوں کی اور جتنے مال و دولت کی ضرورت ہے اس کا شاید کروڑواں حصہ بھی ہمارے پاس نہیں ہے مگر آج ہمارے کان میں یہ آواز پڑ رہی ہے کہ جتنی ضرورت ہے اس کا کروڑواں حصہ تم خرچ کرو باقی میں دے دوں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل اور رحم ہے۔

مغربی افریقہ میں سکولوں کا اجراء

جہاں تک نئے سکولوں کے اجراء کا تعلق ہے نائیجیریا پیچھے رہ گیا ہے۔ نائیجیریا میں کچھ جذباتی بات بھی آگئی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شروع میں جب وہاں مبلغ بھیجے اور جماعت قائم ہوئی تو اس وقت جو ہمارے دوست وہاں گئے تھے ان کو یہ خیال آیا کہ یہاں سکول کھلنے چاہئیں مسلمان بچے تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وہاں سکول کھولے۔ وہاں کے مقامی لوگوں نے بھی مدد کی۔ جس وقت وہ سکول آمد کا ذریعہ بن گئے تو بعض مقامی احمدیوں کو ٹھوکر لگی کوئی کانسٹی ٹیوشن constitution ابھی تک بنی نہیں تھی اور عہدیدار وہ تھے اور چونکہ کانسٹی ٹیوشن کوئی نہیں تھی اس لئے لیگل کیس کوئی نہیں بنتا تھا۔ انہوں نے سکول سنبھال لئے اور پیسے کھانے شروع کر دیئے میں نے اپنی نائیجیرین جماعت سے کہا کہ میری غیرت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اُن سے دگنے سکول میں یہاں جلدی سے جلدی کھلواؤں سولہ ہائی سیکنڈری سکول یعنی انٹرمیڈیٹ کالج کا میں وعدہ کر کے آیا ہوں۔ ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ گیمبیا میں ایک سکول کھل گیا ہے صرف یہ ایک ہی نہیں اور کئی جگہ بہت سے سکول کھلے ہیں مثلاً اس عرصہ میں غانا میں چار ہائر سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں اور ان سکولوں کو ہم انٹرمیڈیٹ کالج کہہ سکتے ہیں۔ وہاں یہ ہائر سیکنڈری سکول کہلاتے ہیں یعنی بارہ سال کا کورس بلکہ شاید تیرہ سال کا کورس ہے۔

پس سیرالیون میں چار سکول کھل چکے ہیں نائیجیریا میں دو سکول کھل چکے ہیں۔ گیمبیا میں ایک سکول کھل چکا ہے۔ غانا میں ایک سکول کھل چکا ہے۔ ان کی کل تعداد آٹھ بنتی ہے اور ان آٹھ سکولوں کا خرچ یعنی جو شروع کا سرمایہ ہے۔ مثلاً بلڈنگ ہے فرنیچر ہے اور دیگر سامان ہے وغیرہ وغیرہ پانچ سال کا خرچ فی سکول بیس ہزار پونڈ ہے اور اس طرح اس سال آٹھ سکولوں کے لئے ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ خرچ کا وعدہ اور عہد ہو چکا ہے۔ یعنی خرچ تو وہ پانچ سال میں ہو گا کیونکہ ہر سال نئی کلاس نے کھلنا ہے۔ پہلے سال تو سارا خرچ کرنا ضروری نہیں ہوتا کیونکہ پہلے سال ایک نویں کلاس ہی ہوتی ہے (وہاں ہائر سیکنڈری میں آٹھویں کلاس نہیں ہوتی) پھر دسویں پھر گیارہویں، پھر بارہویں پھر تیرہویں کلاس غرض پہلے سال نویں کلاس ہوتی ہے اس لئے شروع میں تھوڑا خرچ کرنا پڑتا ہے۔

ان میں سے نائیجیریا کے جو سکول کھلے ہیں ان میں جنوری ۱۹۷۲ء میں دوسری کلاس آجائے گی۔ تو پھر یہ چار سکول بن جائیں گے۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے نائیجیریا کے شمال مغرب میں سکوتو کا صوبہ ہے۔ وہاں کے گورنر لیگوس کابینہ کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہوئے ایرپورٹ پر یہ اعلان کیا کہ ہم تعلیم میں بہت پیچھے ہیں اور اس واسطے ہم نے EMERGENCY DECLARE (ایمرجنسی ڈیکلیر) کر دی ہے اور پبلک کو چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ تعاون کرے۔

میں نے اپنے ایک دوست کو بھیجا۔ میں نے کہا میری طرف سے اُسے کہو کہ میں تعاون کرتا ہوں۔ چار سکول کھولتا ہوں۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور دو قسم کا تعاون کریں۔ ایک یہ کہ زمین مفت دیں کیونکہ ہم پاکستان سے زمین نہیں لا سکتے اور دوسرے ریذیڈنشل پرمٹ دیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہمارے ٹیچر یہاں رہ نہیں سکتے۔ اس پر وہ بہت خوش ہوا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ چنانچہ ان چار میں سے دو سکول ایک سال کے اندر کھل گئے ہیں اور ڈیڑھ سال کے اندر اندر چار بن جائیں گے۔ دراصل دو لڑکوں کے کھولنے تھے اور دو لڑکیوں کے۔ وہ تو حکومت کی ریڈ ٹیپ ازم ایسی چلی کہ لڑکوں کے سکول کے لئے زمین مل گئی اور لڑکیوں کے لئے نہیں ملی اور میں دونوں (یعنی لڑکے اور لڑکیوں کے سکول) ایک جگہ کھولنا چاہتا ہوں اس واسطے کہ میں نے وہاں میاں بیوی ٹیچرز کو بھجوانا ہے اور اگر بیوی میاں سے ۲۰۰ میل دور رہے تو محرم کے بغیر غیر ملک میں عورت کا اتنی دور رہنا مناسب نہیں ہے۔ مگر وہاں کی لوکل جماعت کے ذہن میں خود ہی یہ آ گیا اور انہوں نے بڑا اچھا کیا کہ شروع میں لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھا داخل کر دیا کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ نویں جماعت میں لڑکیاں اور لڑکے اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کے لئے الگ الگ سکول کی ضرورت نہیں۔ دسویں میں ہم دو کالج بنا دینگے۔ لڑکیوں کو ادھر لے جائینگے (سیکنڈ ایریں) اور لڑکے یہاں رہ جائینگے اور اس طرح چار سکول ہو جائینگے

پس جنوری ۷۲ء میں نائیجیریا میں چار سکول ہو جائینگے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ فضل کر رہا ہے اور ان ممالک میں آمد کے ذرائع پیدا کر رہا ہے اب انکو خرچ کیلئے رقم کی ضرورت تھی۔ یہاں سے تو ہم بھیج نہیں سکتے۔ کیونکہ ملک میں فارن ایکسچینج کی دقت ہے اس لئے ہم یہاں سے کوئی پیسہ باہر نہیں بھیج سکتے اور نہ بھیج رہے ہیں۔

ایک اعتراض اور اسکا جواب

بعض لوگ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کر دیتے ہیں کہ ہم ضرور کوئی شرارت کرتے ہونگے یہ نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں ہماری جماعتیں ہیں بعض دیگر ممالک میں بھی دقتیں ہیں جہاں سے ہم پیسے باہر نہیں بھیج سکتے۔ لیکن ہم انگلستان سے بھیج سکتے ہیں۔ جرمنی سے بھیج سکتے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ سے بھیج سکتے ہیں امریکہ سے بھیج سکتے ہیں۔ امریکہ نے ۳۲ ہزار ڈالر کے وعدے کئے ہیں اور غالباً ۱۲۔۱۳ ہزار ڈالر اس وقت تک وہ جمع بھی کر چکے ہیں۔ میں نے سہولت کی خاطر امریکہ اور continent (کانٹی ننٹ) کے جو پیسے ہیں یہ سوئٹزرلینڈ میں جمع کرا دیئے ہیں۔

غرض بیرون پاکستان کی جو ہماری احمدی جماعتیں ہیں وہ انکو پیسے بھیجتی ہیں۔ البتہ ہم یہاں سے جو آدمی بھیجتے ہیں ان کا کرایہ دیتے ہیں اور یہاں سے جتنی کتابیں بھی ساتھ جا سکتی ہیں وہ ساتھ بھجوا دیتے ہیں یا بعض دوسرا سامان بھی ہے۔ مگر ہم قانون کے اندر رہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فضل کرے اور یہاں ہمارا پریس لگ جائے تو ہمارا دل کرتا ہے کہ ہمارے پاس جتنے پیسے ہیں یعنی پاکستان کی جماعت کا کل چندہ ساڑھے ستائیس لاکھ ہے اس میں سے دو لاکھ روک کر پچیس لاکھ کی حکومت سے اجازت لیکر ایک سال کے اندر اندر قرآن کریم شائع کر کے ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

پس نصرت جہاں ریزرو فنڈ ایک ڈرسنگ میل ہے اور اس میں ہماری دوڑ تیز ہوتی ہے یہ عجیب بات ہے کہ انسانی جسم تو ایسا ہے کہ زیادہ دوڑ کر تو تھک جاتا ہے۔ مثلاً جس آدمی نے دس میل کی دوڑ لگانی ہو وہ دسواں میل بڑا آہستہ طے کرے گا۔ لیکن جو الٰہی جماعتیں ہوتی ہیں وہ دسواں میل پہلے نو میل سے زیادہ تیزی سے طے کرتی ہیں اور ہم اس کا عملاً مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہمیں نظر آ رہا ہے ہماری حرکت میں اتنی تیزی اور شدت پیدا ہو گئی ہے کہ مجھے بعض دفعہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کہیں بعض لوگ ڈگمگا نہ جائیں جس طرح تیز دوڑنے والے آدمی کے متعلق یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے

بہر حال ہماری جدوجہد اور حرکت میں بڑی تیزی پیدا ہوئی ہے اور یہ بڑے تھوڑے عرصہ میں پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ چودہ ڈاکٹروں نے کام شروع کر دیا ہے اور آٹھ سکول کھل گئے ہیں اور باقی ڈاکٹر تیار ہیں۔

(باقی)

دعائے مغفرت

محترم بزرگوارم مرزا احمد دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ ان کے چھوٹے بیٹے عزیزم مرزا نواب اختر صاحب جن کی عمر ۳۰ سال تھی شادی شدہ تھے مورخہ ۲۸ جنوری کو قلات کے صدر مقام خضدار میں معدہ کے درد کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت جماعت خضدار کے پریذیڈنٹ صاحب و دیگر عزیز و اقارب بھی وہاں پر نہ تھے تاہم اس بے سرو سامانی کے باوجود ۲۹/۱ کو ان کا جنازہ بذریعہ کار کوئٹہ پہنچ گیا۔ مرحوم کے غمزدہ بوڑھے والد صاحب اور مرحوم کے بھائی بالترتیب بہاولپور اور حیدرآباد سے ۲۹/۱ کو گیارہ بجے دن میں کوئٹہ پہنچ گئے تھے۔ بعد نماز عصر مرحوم کا جنازہ پڑھا گیا اور تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کے غمزدہ والد صاحب نے صبر کا بے نظیر نمونہ دکھایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح مرحوم کے دونوں بھائیوں نے بھی اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی صبر سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ
کوئٹہ

ہمارے تعلیمی مسائل

مکرم ظہور الدین بابر بی اے

۴۔ طریق امتحان

ہمارا طریق امتحان بھی اس فرسودہ تعلیمی نظام کا حصہ ہے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ سال دو سال کے بعد ایک بار امتحان لینے سے کامیابی کا انحصار رٹا (Cramming) اور چانس (Chance) پر ہی ہوتا ہے اور پھر ایک ہی طرح کے "مشہور" اور "اہم" سوالات کا بار بار آنا طالب علم کے لئے تن آسانی کے نئے راستے کھولتا ہے اور گائیڈیں، خلاصے اور گیس پیپرز والوں کا کاروبار چمکتا ہے۔ پرچوں کی پرنٹنگ کے مرحلہ سے امتحان کے نتیجہ تک متعلقہ حضرات کے پیچھے جو "بھاگ دوڑ" امیدوار کرتے ہیں وہ اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ معمولی امتحانوں کی بات تو ایک طرف رہی ۱۹۷۰ء میں تو حد ہی ہو گئی کہ جب اعلیٰ ملازمتوں کے امتحان یعنی پی سی ایس (P.C.S) کے پرچے بھی آؤٹ ہو گئے اور امتحان کالعدم قرار دینا پڑا۔ یہ طریقہ امتحان کند ذہن اور تن آسان طلباء کی ڈھارس بندھاتا ہے اور ذہین طلباء کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ ایسے طالب علم کی تخلیقی اجتہادی قوتیں اجاگر نہیں ہوتیں ایسے نظام میں طالب علم اپنے مضامین کا صحیح ادراک حاصل نہیں کر سکتا اور اس کی تعلیم اس کی شخصیت کی تعمیر میں موثر کردار ادا نہیں کر پاتی طالب علم نہ تو اپنے مضامین کا عمیق مطالعہ کرتا ہے نہ دقیق مسائل کا تجزیہ اور حل اور مختلف ماہرین کے نظریات کا موازنہ کر کے خود کوئی ناقدانہ زاویہ نگاہ پیدا کرتا ہے ورنہ ایسے جھمیلوں میں پڑنے کی ضرورت ہی محسوس کرتا ہے۔

یہ طریق امتحان تبدیل ہونا چاہیئے۔ کامیابی کا مدار محض سال یا دو سال کے سیشن کے بعد لئے گئے امتحان پر نہ ہو بلکہ اس دوران اس کی تعلیمی رفتار کا جائزہ بھی پیش نظر رکھا جائے۔ پرچوں کی تیاری اور اس کے بعد نتیجہ کے دوران کا عمل رازداری سے سرانجام دیا جانا چاہیئے۔ پرچوں کا انداز بھی تبدیل کیا جائے۔ ایک ہی طرح کے سوالات بار بار دلانے کا طریق ختم ہونا چاہیئے۔ پرچے ایسے انداز کا ہو کہ جس سے طالب علم کی حقیقی ذہانت کا پتہ چل سکے اور محض رٹا یا نقل سے کام نہ چل سکے۔

۵۔ فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم

چند سال قبل جناب صدر کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کہا تھا کہ اس وقت ملک کو ننانوے فی صد فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت ہے اور صرف ایک فیصد آرٹس کے تعلیم یافتہ لوگوں کی۔ لیکن صورت حال اس کے برعکس ہے۔ ایک عام اندازے کے مطابق اس وقت دو لاکھ تعلیم یافتہ بیروزگار ہیں۔ ہمارے نوجوان دل میں ہزاروں آرزوئیں لے کر اپنی تعلیم ختم کرتے ہیں اور جب عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو ان کے مقدر میں اکثر و بیشتر مایوسی کے سائے ہی ہوتے ہیں اور فکر معاش دل کی امنگیں نگلنے لگتی ہے۔

بحیثیت تعلیم کا مقصد صرف حصول روزگار ہی نہیں ہے بلکہ تعمیر سیرت ہے لیکن معاشی نقطہ نظر سے پہلو تہی نہیں کی جا سکتی۔ فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم کو فروغ دیا جائے اور نظام تعلیم ایسا ہو کہ جس میں تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ہر شخص اپنا معاشی مستقبل محفوظ سمجھے۔

حصول تعلیم میں سہولتیں

پاکستان میں خواندگی کا تناسب تقریباً سولہ فیصد ہے منصوبہ بندی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق سکول جانے والی عمر کے بچوں میں سے ستر فی صد کو سکول جانے کے مواقع نہ ملے۔ گویا ملک کے ان افراد کی قوت کار جو تعلیم حاصل کر کے ہوتی تھی وہ نہ ہو سکی اور اس کے علاوہ انہیں وہ ذہنی شعور اور ملی اقدار اور ملکی مسائل کا وہ ادراک حاصل کرنے کے لئے تربیت نہ مل سکی۔ حصول تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جانی ضروری ہیں اس سلسلہ میں علاوہ دوسرے ذرائع کے ٹیلیویژن کا ذریعہ بھی موثر ہو سکتا ہے جس کے تجربات دنیا کے متعدد ممالک میں ہو چکے ہیں۔ جس کا تفصیلی جائزہ یونیسکو (Unesco) کی رپورٹ "جدید تعلیمی ذرائع" میں لیا جا چکا ہے جس میں اٹھارہ ایشیائی ممالک کے جائزے شامل ہیں۔ اس رپورٹ میں ترقی پذیر ممالک کے مسائل تعلیم حل کرنے کے لئے اس ذریعہ تعلیم کو بہت موزوں کہا گیا ہے ترقی یافتہ ممالک میں تو اس سے بہت کام لیا جا رہا ہے۔ مثلاً امریکہ کی وسطی مغربی ریاستوں میں بارہ صد اسکول اسی طریقہ سے چل رہے ہیں۔

ذہین طلباء کے لئے زیادہ سے زیادہ وظائف جاری کئے جائیں۔ کالج اور یونیورسٹی سطح کی تعلیم بڑی مہنگی ہو گئی ہے۔ کتابوں کا حصول کار دارد ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے (Book Bank) کی تجویز بڑی معقول ہے۔ مگر اسے محض یونیورسٹی سطح تک نہ رکھا جائے۔ کالج سطح تک بھی لایا جائے۔

پرائمری تعلیم کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً دیہاتی علاقوں میں چھوٹے بچے گھر میں والدین کے بعد زیادہ تر وقت سکول میں گذارتے ہیں اور اپنے استاد کا اثر ذہنی طور پر قبول کرتے ہیں انہیں تعلیم دلانے کے لئے جدید نفسیاتی طریقے استعمال کرنے کی ضرورت ہے اور پرائمری تعلیم کے لئے زیادہ اہلیت و تربیت کے اساتذہ مقرر کرنے سے بنیادی طور پر بچوں کے اذہان اور تعلیمی رجحانات پر اچھا اثر پڑے گا۔

تعلیم بالغاں کے لئے چھ ماہ یا سال کے لئے کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کی خدمات بھی لی جا سکتی ہیں۔ جیسا کہ پچھلی تعلیمی پالیسی میں بھی یہ تجویز کیا گیا تھا اور یہ تجربہ ایران میں سپاہ دانش کے نام سے اپنایا گیا ہو کامیاب رہا ہے۔

امریکہ میں پرنسٹن کے اسکول آف ایڈوانسڈ سٹڈی کی طرز کا تحقیقاتی مرکز یہاں بھی بنانا چاہیئے۔ ۷۲-۱۹۷۱ء کے مالی بجٹ میں ایک کروڑ روپیہ ابتدائی طور پر تحقیقاتی کاموں کے لئے خرچ کیا جانا تجویز کیا گیا تھا اس سکیم کو مزید ترقی دی جائے۔

۷۔ مخلوط تعلیم اور نصاب

اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مخلوط تعلیم بالکل ناجائز ہے۔ ویسے بھی مرد اور عورت کے فرائض کا جائزہ لیا جائے جو زندگی میں انہیں ادا کرنے ہوتے ہیں۔ تو بھی ایک کی سرگرمیاں اسلامی سوسائٹی میں گھر کی چار دیواری کے باہر اور دوسرے کی گھر کی چار دیواری کے اندر ہوتی ہیں ایسے میں دونوں کے لئے یکساں نصاب تعلیم یا مخلوط تعلیم خاطر خواہ نتیجہ نکالنے میں ناکام رہے گی۔ طالبات کے لئے ان کے مستقبل کے فرائض کے پیش نظر علیحدہ نصاب تعلیم بنانا چاہیئے۔ اگر خواتین کی علیحدہ یونیورسٹی بن جائے تو ہمارے ملک کی وہ ہزاروں ذہین طالبات بھی مستفید ہو سکتی ہیں۔ جن کے والدین انہیں مخلوط تعلیم کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم نہیں دلواتے[۲]

۲ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مفکرین یورپ کے موجودہ بیانات کی روشنی میں وہاں مخلوط تعلیم نوجوانوں کی بے راہ روی کا بڑا سبب ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۰۶۳۱

میں راجاں بی بی زوجہ حاجی عبدالعزیز صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ پانچ صد روپے وصول شدہ
(۲) زیور طلائی دو تولے چار ماشے مالیتی ۔/۴۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: راجاں بی بی اہلیہ حاجی عبدالعزیز صاحب دوالمیال۔ ضلع جہلم دوالمیال ضلع جہلم
گواہ شد: عبدالغفار ولد حاجی عبدالعزیز صاحب
گواہ شد: عبدالقیوم ولد عبدالعزیز دوالمیال ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۰۶۳۲

میں امۃ الجمیل زوجہ بشیر احمد صاحب شریفی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ تین ہزار (۔/۳۰۰۰) روپے بذمہ خاوند
(۲) زیور طلائی وزنی ۱۴ تولے۔ مالیتی ۔/۲۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: امۃ الجمیل اہلیہ سید بشیر احمد شریفی سٹینوگرافر دفتر انکم ٹیکس ۵۲ حسن پروانہ کالونی ملتان۔
گواہ شد: سید بشیر احمد شریفی دفتر انکم ٹیکس حسن پروانہ کالونی۔ ملتان۔
گواہ شد: برکت اللہ محمود۔ مربی سلسلہ احمدیہ ملتان موصی نمبر ۱۲۰۲۰

مسل نمبر ۲۰۶۳۳

میں راج بی بی صاحبہ بیوہ فیض علی صاحب مرحوم قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن چک ۱۳۷/۲۴ ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زیور طلائی وزنی ۲ تولے قیمت ۔/۴۰۰ روپے
(۲) نقد رقم مبلغ ۔/۶۰۰ روپے
(۳) حق مہر وصول شدہ ۔/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: راج بی بی

گواہ شد: غلام حیدر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۳۷/۲۴ ضلع بہاولنگر
گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ

مسل نمبر ۲۰۶۴۴

میں شیخ منصور احمد طارق ولد شیخ مقبول احمد صاحب جوہر قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال تقریباً بیعت پیدائشی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۵ روپے حسب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منصور احمد طارق ولد شیخ مقبول احمد صاحب جوہر منصور منزل نکوڑ گلی نمبر ۵ محلہ رضا آباد لائل پور۔
گواہ شد: مقبول احمد سیکرٹری مال حلقہ رضا آباد۔ لائل پور۔
گواہ شد: عطا حسین شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور

مسل نمبر ۲۰۶۴۵

میں عبدالحمید ولد چوہدری سلطان علی صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن محراب پور ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۱۹۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ۴۰ ایکڑ اراضی (جو میرے ایک بھائی۔ بہنوں اور والدہ صاحبہ نیز خاکسار کے مابین قابل تقسیم ہے)
(۲) ایک مکان اور ایک دوکان (جو دو بھائیوں کے درمیان مشترک ہے) مالیتی ۔/۴۰,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۶۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالحمید صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محراب پور ضلع نواب شاہ۔
گواہ شد: حکیم نذیر احمد ریحان مربی سلسلہ احمدیہ موصی نمبر ۱۵۱۲۷
گواہ شد: علی اکبر شاہ موصی نمبر ۱۱۴۳۹ حال وارد باندھی ضلع نواب شاہ نائب امیر ضلع نواب شاہ

مسل نمبر ۲۰۶۳۴

میں ریاض احمد ولد چوہدری روح اللہ خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۸ ج ب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۷۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ریاض احمد ولد چوہدری روح اللہ صاحب چک ۶۸ ج ب۔ ضلع سرگودھا حال جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: شریف احمد ولد چوہدری ناصر احمد صاحب چک ۶۸ ج۔ب۔ ضلع سرگودھا۔
گواہ شد: چوہدری فتح خان صاحب ولد چوہدری خان صاحب چک ۶۸ ج ب ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۲۰۶۳۵

میں اقبال بیگم زوجہ مولوی تاج الدین صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کانٹے طلائی مالیتی تین صد (۔/۳۰۰) روپے
(۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد (۔/۵۰۰) روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: اقبال بیگم زوجہ مولوی تاج دین صاحب نزد ریلوے اسٹیشن۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔
گواہ شد: تاج دین خاوند موصیہ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد: محمد شفیع ولد شمیر دی دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۳۶

میں زینب بی بی زوجہ ملک بشارت علی خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۰/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) تین کنال اراضی واقع ہیپل کالونی تحصیل فیروزوالہ مالیتی ۔/۱۳۵۰۰ روپے۔
(۲) زیور طلائی پانچ تولے مالیتی ۔/۹۰۰ روپے
(۳) حق مہر وصول شدہ ۔/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: زینب بی بی کوٹھی گوالٹر چاہ روڑیاں شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور۔
گواہ شد: ظہیر احمد چاہ روڑیاں، شاہدرہ ٹاؤن لاہور
گواہ شد: ملک وسیم احمد چاہ روڑیاں۔

(نوٹ: مندرجہ بالا وصایا کے جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوان قوم کا وہ حصّہ ہیں جن کی زندگی اور بیداری پر قومی زندگی کا انحصار ہے

نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح سے جماعت کو عظیم الشان فوائد حاصل ہو سکتے ہیں

(فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"نوجوانوں کا گروہ ہی ایک ایسا گروہ ہے جس کی زندگی پر قومی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی اگلی پود کا درست ہونا قومی عمر کو نہایت لمبے عرصہ تک پھیلا دیتا ہے۔ مثلاً اگر انسان کی اوسط عمر ساٹھ سال سمجھی جائے اور نوجوانوں کی جماعت درست ہو جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اگر نوجوانوں کو بیس سال کا بھی فرض کر لیا جائے تو اس قوم کی عمر مزید چالیس سال تک لمبی ہو سکتی ہے۔ ایک ساٹھ سالہ بوڑھے کی درستی صرف ایک یا دو سال تک قوم کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ ایک پچاس سالہ عمر والے انسان کی درستی اوسطاً دس سال تک قوم کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ ایک چالیس سالہ شخص کی درستی اندازاً بیس سال تک قوم کو فائدہ پہنچا سکتی ہے اور تیس سالہ عمر والے کی درستی قوم کو اندازاً تیس سال تک فائدہ پہنچا سکتی ہے لیکن اگر بیس سالہ نوجوانوں کی درستی کر دی جائے۔ تو وہ چالیس سال تک قوم کو فائدہ پہنچا سکتے۔ اور اس کی خصوصیات اور روایات کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور چالیس سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انسان کی اوسطاً عمر ساٹھ ستر سال کے درمیان ہے اور ادھر دس گیارہ سال کا لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جاتا ہے اس لئے درحقیقت اگر نوجوانوں کی درستی کر لی جائے تو وہ چالیس سال ہی نہیں بلکہ پچاس سے ساٹھ سال تک قوم کی حفاظت کا موجب بن جاتے ہیں اور پچاس ساٹھ سال تک کسی قوم کو نشوونما کا موقع مل جانا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ اگر وہ قوم ہمت والی ہو اگر وہ مشکلات اور مصائب سے گھبرانے والی نہ ہو۔ اگر خدا کے وعدے اور اس کی نصرتیں اس کے ساتھ ہوں۔ اور اگر اس کے نوجوان اور بوڑھے درست ہوں اور ان کا اخلاقی اور مذہبی معیار بہت بلند ہو تو وہ پچاس ساٹھ سال کے اندر اندر تمام دنیا پر چھا جانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

درحقیقت اتار چڑھاؤ ہی ہے جو قوموں کو نقصان پہنچایا کرتا۔ اور ان کی ترقیات کو روک دیتا ہے۔ یعنی ایک وقت تو وہ جوش میں آ جاتی ہیں اور بڑے زور و شور سے کام شروع کر دیتی ہیں۔ مگر دوسرے وقت گر جاتی ہیں ایک وقت ان کی ہمتیں نہایت بلند ہوتی ہیں اور وہ مردانہ وار مصائب کے مقابلہ کا تہیہ کر کے ترقی کی طرف بڑھنا شروع کر دیتی ہیں۔ مگر دوسرے وقت بالکل دب جاتی اور پستی کی طرف گرنا شروع کر دیتی ہیں ایسی صورت میں اس قوم کی پستی کا زمانہ اس کے ان فوائد کو کمزور کر دیتا ہے جو اس نے اپنی ترقی کے ایام میں حاصل کئے ہوتے ہیں۔ مگر جب تمام قوم کا قدم یکساں طور پر آگے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہو تو پچاس ساٹھ سال دنیا بھر میں تغیر پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ پس نوجوانوں کو درست کرنے اور ان کے اخلاق کو سدھارنے سے جماعت کو عظیم الشان فائدہ پہنچ سکتا ہے۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

ولادت

مکرم محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے کئی بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام منیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حاجی امیر عالم صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم منشی فیروز الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد دین مربی سلسلہ احمدیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۰ فروری۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت اس امر پر رضامند ہو گیا ہے کہ بین الاقوامی ریڈ کراس کے نمائندے ان کیمپوں کا معائنہ کریں جہاں پر پاکستان کے جنگی قیدیوں کو ٹھہرایا گیا ہے۔ اس سے جنگی قیدیوں کی فہرست کو مکمل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ واضح رہے کہ اب تک ۵۵ ہزار قیدیوں کی فہرست وصول ہوئی ہے جبکہ کم و بیش ایک لاکھ قیدی بھارت میں موجود ہیں۔

کراچی ۱۰ فروری۔ صدر بھٹو آج لاڑکانہ سے کراچی پہنچے۔ کل وہ شہری منصوبہ بندی کے ماہرین کے ایک اجتماع سے خطاب کریں گے۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندے مسٹر گچیارڈی آج ڈھاکہ جاتے ہوئے دہلی پہنچے۔ آپ کو صدر بھٹو کی اس خصوصی درخواست پر ڈھاکہ بھیجا جا رہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے غیر بنگالی باشندوں کا قتل عام بند کیا جائے۔ اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ مناسب کارروائی کرے۔

لاہور ۱۰ فروری۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ لوکل باڈیز کے انتخابات ملتوی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ عوام مدت سے لوکل باڈیز کے انتخابات کے حق سے محروم تھے اس لئے از سر نو انتخابات ضروری تھے تاکہ لوگ اپنے لوکل معاملات کا خود فیصلہ کر سکیں۔

بنوں ۱۰ فروری۔ گورنر سرحد نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ صدر بھٹو نے صوبہ سرحد کے کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف خصوصی توجہ کرنے کی خاص ہدایت کی ہے۔ آپ نے کہا ماضی میں جن علاقوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے ان سے اب مکمل انصاف کیا جائیگا۔ اور انہیں ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ ویٹ نام میں امریکہ نے اپنی فضائی طاقت میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا کہ ویٹ نام کے چھاپہ ماروں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اس لئے امریکہ کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنے تمام وسائل کو کام میں لا کر اپنی فوج کی حفاظت کرے۔

امریکہ کے ۵۲ بی بمباروں نے چھاپہ ماروں کے مختلف ٹھکانوں پر بم باری بھی کی ہے۔

ٹوکیو ۱۰ فروری۔ جاپان اور امریکہ نے ایک نئے تجارتی سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس سے دونوں ملکوں کی باہمی تجارت میں ۵۰ سے ۷۰ کروڑ ڈالر کا اضافہ ہو جائیگا

کراچی ۱۰ فروری۔ حجاج کو واپس لانے والا بحری جہاز سفینہ حجاج ۱۲ فروری کو ہفتہ کے روز کراچی پہنچے گا۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ امریکہ کے صدر نکسن نے کہا ہے کہ امریکہ ہمیشہ پاکستان کا گہرا دوست رہے گا آپ نے کہا کہ امریکہ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد برصغیر کو اسلحہ کی ترسیل پر جو پابندی لگائی تھی اس کی وجہ سے بھارت کے مقابلہ میں پاکستان پر بہت برا اثر پڑا ہے کیونکہ اس عرصہ میں روس نے بھارت کو ۱۳ ارب روپے کا سامان جنگ مہیا کیا جس سے برصغیر میں طاقت کا توازن بگڑ گیا

اسلام آباد ۱۰ فروری۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج رات حکومت کی نئی لیبر پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ مزدوروں کو کارخانوں کے نظم و نسق اور منافع میں شریک کیا جائے گا۔ منافع میں ان کے حصہ کی خاص شرح مقرر کر دی گئی ہے لیکن اگر کارکن پیداوار میں نمایاں اضافہ کریں گے تو انہیں زائد منافع میں بھی حصہ دیا جائے گا۔ صدر نے بتایا کہ فی الحال مزدوروں اور کارکنوں کی اجرتوں میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے پہلے جو اضافہ کیا گیا تھا اس کے نتیجہ میں قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ اور کارکنوں کو کوئی خاص فائدہ نہ پہنچا۔ اب اس کی بجائے حکومت کارکنوں کو مہیا کی جانے والی سہولتوں میں اضافہ کر رہی ہے۔